AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783
https://aljamei.com/index.php/ajrj

Hafiz Muhammad Lakhvi's influence on Maulana Nabi Bakhsh Halwai

مولانا نبی بخش حلوائی پر حافظ محمد لکھوی کے اثرات

Dr Syed Ghazanfar Hussain
Assistant Professor Punjabi Baba Guru nanak University Nankana shaib Punjab pakistan

Abstract

The first ever (Tafsir) written in the Punjabi language and literature is *Tafsir Muhammadi*, authored by Hafiz Muhammad Lakhvi. It consists of seven volumes and is considered the first complete Tafsir in Punjabi. In response to this work, Hanafi scholar Maulana Nabi Bakhsh Halwai wrote *Tafsir Nabawi*, which spans fifteen volumes and contains approximately 88,000 verses of poetry. The combined total number of poetic verses in both Tafsirs exceeds 150,000.

Hafiz Muhammad Lakhvi belonged to the Ahl-e-Hadith school of thought and had his own distinct style. Since there was no complete Tafsir available in Punjabi before him, he developed a unique methodology of his own. In response to his Tafsir, Maulana Nabi Bakhsh's *Tafsir Nabawi* emerged. Despite theological differences, one can observe clear influences of Hafiz Muhammad Lakhvi in Maulana Nabi Bakhsh's work.

یہ حقیقت ہے فکری ربط کے ساتھ ساتھ اسلوب و منہج کے حوالے سے بھی مصنفین کے ایک دوسرے پر اثرات ہوتے ہیں اور محققین ان کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔پنجابی زبان و ادب میں سب سے پہلی لکھی جانے والی تفسیر محمدی جس کو حافظ محمد لکھوی نے تصنیف کیا سات جلدوں پر مشتمل ہے۔(1)

یہ پنجابی کی پہلی مکمل تفسیر ہے۔اس کے جواب میں حنفی المسلک مولانا نبی بخش حلوائی نے تفسیر نبوی کے نام سے پندرہ جلدوں پر مشتمل تفسیر لکھی جس میں اٹھاسی ہزار اشعار ہیں۔دونوں تفسیروں کے کل اشعار کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہے۔حافظ محمد لکھوی اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا اپنا اسلوب ہے۔حافظ صاحب کے سامنے چونکہ پنجابی کی کوئی مکمل تفسیر موجود نہیں تھی چنانچہ ان کے ہاں اُن کا اپنا ہی خاص منہج ہے۔ان کی تفسیر کے جواب میں مولانا نبی بخش کی تفسیر نبوی سامنے آتی ہے فکری اختلاف کے باوجود اُن کے یہاں حافظ محمد لکھوی کے واضح اثرات ہمیں ملتے ہیں۔

سوال اٹھتا ہے کہ حافظ محمد لکھوی کے مولانا حلوائی پر کیا اثرات ہیں۔یہ حقیقت ہے کہ حافظ محمد لکھوی ایک اسی شخصیت تھے جنہوں نے اپنے دور میں دین کی خدمت اور اصلاحِ معاشرہ کے حوالے سے بہت بڑا کردار ادا کیا۔انہیں پنجاب کا مصلح یا ریفارمر کہا جا سکتا ہے۔ان کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ وہ اسے ہی بڑے عالم نہیں بنے تھے بلکہ ان کے خاندان کی کئی

نسلیں دین کی خدمت کرتی آئی تھیں۔ ان کے والد اور دادا سب قرآن کے حافظ تھے اور دین کی تبلیغ کو ایک فریضہ سمجھ کر ادا کرتے رہے۔ حافظ محمد لکھوی کے والد حافظ بارک اللہ کی عمر ایک سو دس سال سے بھی زیادہ ہوئی اور وہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے مرید تھے۔ شاہ غلام علی دہلوی خود حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کے مرید تھے اور یہ سلسلہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تک پہنچتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پیری مریدی جاہل لوگوں کی نہیں بلکہ صاحب علم ہستیوں کی تھی، جس کا مقصد دین کو پھیلانا اور لوگوں میں دینی شعور بیدار کرنا تھا۔(2)

حافظ محمد لکھوی اسی علمی روایت کے وارث تھے اور انہی کاوشوں کی بدولت وہ ایک مجدد کی حیثیت اختیار کر گئے۔ فقہ اسلامی جیسے نازک اور اہم موضوع پر انہوں نے دو بڑی کتابیں لکھیں جن سے لوگوں کو دین کی گہری سمجھ اور رہنمائی ملی۔ اس سے ان کی شہرت ایک بڑے عالم اور مبلغ کے طور پر قائم ہوئی۔

حافظ محمد لکھوی سے پہلے پنجابی ادب زیادہ تر قصوں اور داستانوں پر مبنی تھا۔ وارث شاہ نے "ہیر رانجھا" کے ذریعے عشق کی داستان کو امر بنادیا اور اس کے بعد کئی قصے اور کہانیاں وجود میں آئیں۔ لیکن اس دور میں دینی حوالے سے کوئی نمایاں کام نہیں ہوا۔ اسے وقت میں حافظ محمد لکھوی نے "تفسیر محمدی" اور "احوال و آخرت" جیسی کتابیں لکھ کر دینی ادب کی بنیاد مضبوط کی اور لوگوں کی اصلاح کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔

ان کی "تفسیر محمدی" کو بعد میں آنے والے علماء اور شعراء نے بھی اپنا رہنما بنایا۔ کئی تفسیریں انہی کے اثر سے لکھی گئیں اور یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اپنی تفسیروں کے نام بھی ان کے طرز پر رکھے، جیسے نبی بخش حلوائی کی "تفسیر نبوی"، دلپذیر بھیروی کی "تفسیر دلپذیری" اور فیروزوین ڈسکوی کی "تفسیر فیروزی"۔ یہ سب کچھ اس بات کی گواہی ہے کہ حافظ محمد لکھوی کے کام نے دینی اور تبلیغی ادب میں ایک نئی راہ پیدا کی۔

بعد میں آنے والے ہر تفسیر نگار نے براہ راست یا بالواسطہ ان سے اثر قبول کیا اور ان کی فکری جہت کو آگے بڑھایا۔ اس طرح حافظ محمد لکھوی کی شخصیت صرف اپنے زمانے کی نہیں بلکہ آنے والے وقتوں کی بھی رہنما ثابت ہوئی اور پنجابی دینی ادب میں ان کی "تفسیر محمدی" ایک خوبصورت تخلیق ثابت ہوئی۔

نبی بخش حلوائی اپنی تفسیر –تفسیر نبوی- آخری پارہ سورہ والضحیٰ میں آپ رسول ﷺ کی تعریف، شان و شوکت تے سیرت بیان کرتے ہوئے صاف معلوم پڑتا ہے کہ مولانا نبی بخش حافظ محمد لکھوی سے کافی متاثر ہیں اور انہوں نے تفسیر لکھتے ہوئے حافظ محمد لکھوی صاحب کی پیروی کی ہے۔:

سورۃ والضحیٰ کی تفسیر میں حافظ محمد لکھوی آنحضور تعلیم دی شان و شوکت اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

بھی آپ وہان نبی تھیں بہشتی ہوندی پانی کہارے\
جی لڑے کے شیر خواری منہ لڑکے آپ ہان پیارے\
ماسارا وینہ تس دودنہ حاجت رجی شیر دربین\
وچ بغل نبی دے وال نہ کوئی صاف سفید بتائیں\
نی خوشبوناک پسینہ سرور دہ کنعون کستورے

جس گلیوں لنگھ جاوے خوشبو پاون لوک حضورے(3)

نبی بخش حلوائی نے نبی پاک ﷺ کی شان وشوکت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

بیان کردے نیں تے کدھرے کدھرے تے لفظ وہی اور ہوائی استعمال کردے ہیں:۔

پرسا عنبر تے کستوری تھیں خوشناک زیادے لوگ پتیوں

سرور تائیں جالدے سن بھائی جتھے حاجت پیندے اوتھوں

آون خوشبو ملے ختنہ کیسے ناف بریدہ پیدا ہوئے

پہلے جے آتے کمولی غلاظت ہرگز مول نہ آئی

نوری بدن مبارک اوسدا سایہ زمین نہ پوندا(4)

سورۃ کوثر دی تفسیر کردیاں وی نبی بخش حلوائی حافظ محمد لکھوی سے اثر قبول کیا ہے

حافظ محمد لکھوی اس سورۃ دی تفسیر وچ لکھتے ہیں:۔

تس پانی شہدوں مٹھا شیروں چٹا دود کنارے

موتیاں کنوں لگائی تنبو بہری کناری ساری

ہتھ لگا کے ڈٹھا اوس دی مٹی ہی کستوری

مین پچھیا جبرائیل کہای ایہ کوثر سمجھ حضورے(5)

نبی بخش حلوائی جب سورت کوثر کی تفسیر لکھتے ہیں تو واضح معلوم پڑتا ہے کہ وہ حافظ لکھوی سے متاثر ہیں:

ذکر الہی شہدوں مٹھا لذت دار عجائب

تے انوار غیبیہ دودھوں چٹا بہت غرائب(6)

حافظ محمد لکھوی لکھتے ہیں:

موتی لعل جواہر نی تس جاری ہوندا پاے

خاک اودسی کستوریوں بہتر چٹی درفون جائے

تس پانی شریوں چٹا خوشبو کستوری تھیں زیادہ

کوزی وانگ اسمان ستاریاں کہی پاس آیا(7)

نبی بخش حلوائی حوض کوثر کے پانی کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

پانی جسدا ٹھنڈا مٹھا چٹا ہر انہار شاری

نالے امت کہنی گھنیری بخشش فضل غفاری(8)

تفسیر محمدی میں حافظ محمد لکھوی لکھتے ہیں:

موتیاں کنوں لگائی تنبو باہری کناری ساری(9)

اسی مضمون کو مولانا حلوائی نے کم وبیش فرق کے ساتھ یوں بیان کیا ہے:

دوہیں طرف اس کو ثر دے تنبورب لگائے

سچے موتی خالص جس دے آہے بنے بنائے(10)

مندرجہ بالا دونوں اشعار میں چند ایک الفاظ کا فرق ہے۔مولانا حلوائی نے الفاظ تک وہی استعمال کیے ہیں جو حافظ محمد لکھوی نے کیے ہیں۔ہم اس کو سرقہ نہیں کہہ سکتے ایک شاعر کی عالمگیریت کا دوسرے شاعر پر اثر کہا جاسکتا ہے۔یہ اسی طرح ہی جیسے دمودر نے ہیر کا قصہ لکھا تو اس کے بعد آنے والے شعرا احمد گجر، حافظ شاجہان مقبل اور وارث شاہ اس سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے مولانا حلوائی پر حافظ لکھوی کے اثرات:

سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کے بارے میں حافظ محمد اعتدال کا مسلک اپنایا ہے۔اس کے باوجود کے حنفی اس بات کو نہیں مانتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے اور مولانا حلوائی چونکہ حنفی لہذا وہ اس بات کو مانتے ہیں۔لیکن یہاں پر انہوں نے حافظ محمد لکھوی سے اثر قبول کرتے ہوئے دو اشعار میں حافظ لکھوی کا نام لیے بنا صرف امام شافعی کا نام لیتے ہوئے اس مسلہ کے اُوپر حافظ محمد لکھوی کی تائید کی ہے۔مولانا حلوائی نے حافظ محمد لکھوی کا نام شاید اس وجہ سے نہیں لیا کہ معاصرت کا پردہ حائل ہے ویسے بھی ساری تفسیر میں انہوں نے لکھوی کی غلطی، لکھوی کی گستاخی جیسے عنوانات باندھے ہیں۔لیکن مولانا حلوائی شافعیوں کے لئے سورت فاتحہ پڑھنے کا نرم گوشہ رکھتے ہیں۔پہلے اس کی خوب مخالفت کرتے ہیں لیکن بعد میں امام شافعی کا نام لیکر اس مسلہ میں حافظ صاحب کی تائید کرتے ہیں۔یہاں پر ہم پہلے سورۃ فاتحہ کے بارے حافظ محمد لکھوی کا موقف اور پھر حلوائی صاحب کا موقف پیش کرتے ہیں:

تے جداں قرآن پڑھیوی اول سول کن دھر وچپ کرہو

تا تساں اپر رحمت ہووے رحمت ربدیون ترہو

ہک کہن ایہ آیت حق قرآن جو وچہ نماز پڑھیوے

ہک آکہن مگر امام بلند قرآت منع لبھیوئے

ہک آکہن ذکر جہنم جنت سنکر شور کریندے

وچ نماز خدا انہاں دادر جیا ہو خموش سنیندے

بن مسعودؓ سنی گئی مگر امام قرآت پڑہدے

کہیوس جو پڑہی امام سنو چپ کر کی کن دہر دے

ہک مگر امام پڑہاوان فاتحہ بعض پڑہاون ناہیں

ایہہ وجہ تفسیر فاتحہ دی گذریا مڑ کی وکھ پچھائیں(11)

مولانا حلوائی حافظ لکھوی صاحب کا اثر لیتے ہوئے کچھ یوں لکھتے ہیں:

بخاری مسلم باہجھ محدث کل اس کرن روایت

وچہ اشعۃ اللمعات حدث عبد الحق ودایئت

حدیث جو فاتحہ باہجھ نماز نہ شافعی آکھن بھائی

اوس مراد نماز نہ کامل ناقص ہے اوہ آئی(12)

مندرجہ بالا اشعار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حلوائی صاحب کے ہاں کہیں کہیں حافظ لکھوی پر فکری اثرات موجود ہیں۔ جس طرح وارث شاہ نے اپنے بعد آنے والے قصہ گو شعرا کو متاثر کیا اسے ہی حافظ لکھوی صاحب نے اپنے بعد آنے والے شعرا کو متاثر کیا۔ دونوں مفسرین کے درمیان ہزار فکری اختلاف کے باوجود بھی مولانا نبی بخش حلوائی کے یہاں ہمیں حافظ محمد لکھوی کے واضح اثرات نظر آتے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ محمد اسحاق، بھٹی، **برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن** (لاہور: مکتبہ قدوسیہ ۲۰۰۵ء)۔

2۔ محمد الدین لکھوی، مولانا، **غیر منقسم پنجاب کا عظیم مصلح** (لاہور: اسلامی اکادمی ۱۴۰ اردو بازار، ۱۹۷۴ء)۔

3۔ محمد لکھوی، **تفسیر محمدی** (لاہور: مکتبہ اصحب الحدیث ۲۰۰۲ء)۔، ۷: ۳۹۱

4۔ نبی بخش، **تفسیر نبوی**، اقبال احمد، (مترجم) (لاہور: مکتبہ نبوی، ۱۹۹۸ء)، ۱۵: ۳۹۱۔

5 ۔ محمد لکھوی، **تفسیر محمدی**، ۷: ۴۴۱۔

6 ۔ نبی بخش، **تفسیر نبوی**، اقبال احمد، (مترجم)، ۱۵: ۳۹۱۔

7 ۔ محمد لکھوی، **تفسیر محمدی**، ۷: ۴۴۲۔

8 ۔ نبی بخش، **تفسیر نبوی**، ۱۵: ۳۹۲۔

9 ۔ محمد لکھوی، **تفسیر محمدی**، ۷: ۴۴۱۔

10۔ نبی بخش، **تفسیر نبوی**، ۱۵: ۳۹۰۔

11۔ نبی بخش، **تفسیر محمدی**، ۱: ۹۹۔

12 ۔ نبوی بخش، **تفسیر نبوی**، ۱: ۷۸۔